سیرت و سوانح

امام مجدُ الدّین بن اثیر جزریؒ

—— عبد الرشید عراقی ——

امام ابنِ اثیر جزریؒ کا سن ولادت ۵۴۴ھ ہے۔ ان کا نسب نامہ تاریخ ابنِ خلکان میں اس طرح درج ہے : مبارک بن محمدؐ بن محمدؐ بن عبد الکریم بن عبد الواحد [1] مگر ابنِ اثیر کے نام سے شہرت پائی۔ ان کے اساتذہ کی فہرست علامہ ابنِ سبکی نے اپنی کتاب طبقات الشافعیہ میں درج کی ہے۔[2] ان کا خاندان بھی علم و فضل کا گہوارہ تھا' ان کے والد ماجد جو محمدؐ اثیر کے نام سے معروف ہوئے' علم و فضل کے دلدادہ تھے۔ دو بھائی بھی صاحب علم و فضل تھے' یعنی ضیاء الدین بن اثیر صاحب المثل السائرہ نامور ادیب اور انشاء پرداز تھے۔ دوسرے عزّالدین تاریخِ کامل کے مصنف بے نظیر مؤرخ تھے۔

ابنِ اثیر نے پہلے اپنے وطن کے اساتذۂ فن سے استفادہ کیا۔ بعد میں بغداد جا کر وہاں کے ائمۂ فن سے اکتسابِ فیض کیا۔ [3]

علم و فضل : علامہ ابنِ اثیر تمام علوم اسلامیہ یعنی تفسیر و علوم قرآنی' حدیث' فقہ' لغت و ادب میں یکتا تھے اور ادب و انشاء سے بھی ان کو خاص ذوق تھا۔ ابنِ اثیر حدیث اور معرفتِ حدیث میں یگانہ روزگار تھے۔ حافظ ابنِ کثیر نے لکھا ہے کہ

> "ابنِ اثیر نامور محدث' احادیث کے نقد و تمیز کے ماہر اور رجال و علل میں یکتا تھے"۔ [4]

ان کے بھائی عزالدین فرماتے ہیں کہ

> "حدیث اور اس کے متعلقہ علوم میں ان کو مکمل آگاہی حاصل تھی"۔ [5]

تفسیر اور قرآنی علوم میں ان کو مکمل واقفیت تھی' حافظ ابنِ کثیر فرماتے ہیں :

وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ وَاَتْقَنَ فِیْ عُلُوْمِهٖ وَحَرَّرَهَا [6]

"قرآن مجید کا مطالعہ کیا اور اس کے علوم میں مہارت بہم پہنچائی اور ان کو

قلمبند کیا"۔

فقہ میں بھی ان کو یدِ طولیٰ حاصل تھا۔ اربابِ سیَر نے ان کے فقہ میں صاحبِ کمال ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ (۷)

لغت 'ادب اور نحو میں بھی صاحب کمال تھے 'ان کے بھائی لکھتے ہیں :

وَكَانَ عَالِمًا فِيْ عِدَةِ عُلُومٍ مِنهَا الْفِقْهُ وَالاصُولاَنِ وَالنَّحْوُ وَالْحَدِيثُ وَاللُّغَةُ (۸)

"وہ متعدد علوم جیسے فقہ' اصول فقہ' نحو' حدیث اور لغت وغیرہ کے متبحر عالم تھے"۔

حدیث 'نقد حدیث کے علاوہ ادب میں بھی ان کو دسترس حاصل تھی۔ (۹)

ادب و انشاء سے ان کو خاص مناسبت تھی اور ان کا شمار ممتاز ادیبوں اور انشاء پردازوں میں ہوتا تھا۔ ان کے بھائی ابنِ اثیر کا بیان ہے کہ ادب وانشاء میں ان کو خاص امتیاز حاصل تھا اور وہ بلندپایہ ادیب اور انشاء پرداز تھے (۱۰)۔ مؤرخ ابنِ خلکان اور حافظ ابنِ سبکی نے ادب وانشاء میں ان کے صاحب کمال ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ (۱۱)

شعرو سخن کا بھی اچھا ذوق رکھتے تھے۔ ریاضی میں بھی ان کو مکمل دسترس حاصل تھی اور اس فن میں انہوں نے کئی رسائل اور کتابیں لکھیں۔ (۱۲) علمی کمالات کے ساتھ ساتھ زہد وورع 'عبادت و تقویٰ 'امانت و دیانت اور ریاضت و عبادت میں یگانہ روزگار تھے۔ ان کے بھائی ابنِ اثیر کا بیان ہے کہ وہ متدین اور جادۂ مستقیم پر گامزن تھے۔ (۱۳)

حسن خلق اور اخلاق فاضلہ کے پیکر تھے۔ لوگوں سے خوش خلقی اور حسن سلوک سے پیش آتے تھے۔ علامہ ابنِ عماد لکھتے ہیں :

وَكَانَ ذَا بِرٍّ وَاِحْسَانٍ (۱۴)

"وہ لوگوں کے ساتھ نیک اور عمدہ برتاؤ کرتے تھے"۔

<u>فقہی مذہب</u> : علامہ مجد الدین بن اثیرؒ امام محمدؒ بن ادریس شافعیؒ کے مذہب سے وابستہ تھے۔ (۱۵)

<u>وفات</u> : آخری عمر میں فالج اور مرض نقرس لاحق ہو گیا تھا۔ اسی بیماری میں کافی عرصہ

مبتلا رہ کر ۶۰۶ھ میں ۶۲ سال کی عمر میں موصل میں انتقال کیا۔[۱۶]

تصانیف

علامہ ابنِ اثیر نے متعدد کتب و رسائل تصنیف کیے۔ ان کی تمام تصانیف اسلوبِ بیان اور حسن تحریر کے لحاظ سے دلکش ہیں۔ ائمہ فن نے ان کی تصانیف کی تعریف کی ہے۔ مولانا ضیاء الدین اصلاحی نے ان کی ۱۴ کتابوں کے نام اپنی کتاب "تذکرۃ المحدثین" میں درج کیے ہیں[۱۷] مگر یہاں صرف ان کی دو کتابوں کے بارے میں مختصر معلومات فراہم کی جارہی ہیں۔

النہایہ فی غریب الحدیث والاثر : یہ غریب الحدیث میں مشہور اور بلند پایہ کتاب ہے۔ اس کو لغت کی کتابوں کے انداز پر حروف تہجی کے مطابق مرتب کیا گیا ہے اور اس میں حدیثوں کے مشکل الفاظ کے معانی اور تشریح بیان کی گئی ہے۔ ہر لفظ کی تشریح سے پہلے حدیث کا وہ ٹکڑا بھی نقل کیا گیا ہے جس میں یہ لفظ آتا ہے۔ اس کتاب میں صرف صحاح ستہ کی حدیثوں کے مشکل الفاظ کی تشریح نہیں کی گئی بلکہ دوسری کتب حدیث کے غریب الفاظ کی بھی تشریح کی گئی ہے۔ اس کے شروع میں مصنف نے ایک جامع علمی و تحقیقی مقدمہ بھی لکھا ہے جس میں الفاظ حدیث کی معرفت کی ضرورت، رسول اکرم ﷺ کی فصاحت و بلاغت، فتوحات کے بعد اہل عرب کے دوسری قوموں سے اختلاط کے نتیجہ میں غیر زبانوں کے الفاظ کے عربی زبان میں داخل ہونے اور اس فن کی مشہور اور اہم کتابوں کی خصوصیات وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔[۱۸]

النہایہ سب سے پہلے ۱۲۶۹ھ میں طہران سے ایک جلد میں شائع ہوئی۔ اس کے بعد ۱۳۰۸ھ میں، دوسری بار ۱۳۱۱ھ میں اور تیسری بار ۱۳۲۲ھ میں مصر سے چار جلدوں میں شائع ہوئی۔[۱۹]

النہایہ کی علمائے فن نے بہت تعریف و توصیف کی ہے۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ

> "غریب الحدیث میں ابنِ اثیر کی النہایہ بہت جامع کتاب ہے اور اس کا شمار اس فن کی مشہور و متداول کتابوں میں ہوتا ہے۔"[۲۰]

طاش کبریٰ زادہ لکھتے ہیں کہ

"غریب الحدیث کے موضوع پر اتنی جامع اور عمدہ کتاب اس سے پہلے نہیں لکھی گئی۔ (۲۱)

<u>جامع الاصول فی احادیثِ الرسول</u> : یہ علامہ ابنِ اثیر کی سب سے مشہور و مقبول کتاب ہے۔ اس میں انہوں نے حدیث کی چھ اُمہات کتب کی روایات کو جمع کیا ہے۔ ابنِ اثیر سے پہلے اس طرز پر امام رزین بن معاویہ نے ایک کتاب مرتب کی تھی اور یہ کتاب امام رزین کی کتاب کا تکملہ ہے۔ علمائے فن اور اہل سیر نے اس کتاب کی تعریف و توصیف کی ہے۔ علامہ ابنِ خلکان لکھتے ہیں کہ

"اس میں صحاح ستّہ کی روایات کو جمع کیا گیا ہے۔ یہ اگرچہ رزین بن معاویہ کی کتاب کی طرح ہے مگر علامہ ابنِ اثیر نے اس میں بے شمار اضافے کئے ہیں۔ (۲۲)

شیخ عبد الرحمٰن بن علی الشهیر بابن الربیع الشیبانی لکھتے ہیں

"میں قدیم و جدید ائمہ فن کی اکثر کتب حدیث سے واقف ہوں مگر مجھ کو جامع الاصول سے زیادہ جامع اور عمدہ کتاب کوئی نظر نہیں آئی ____ مصنف نے اس کو بڑی خوبی اور عمدہ ڈھنگ سے مرتب کیا ہے اور یہ گوناگوں فوائد پر مشتمل ہے"۔ (۲۳)

جامع الاصول کی اہمیت اس سے ظاہر ہے کہ یہ حدیث کی چھ مستند و معتبر کتابوں کی جامع ہے۔ یعنی موطا امام مالک، صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داوٗد، جامع ترمذی اور سنن نسائی وغیرہ کی روایات و احادیث کا مجموعہ ہے۔ اسی خصوصیت کی وجہ سے اس کو اسلامیات کی اہم اور حدیث کی بنیادی کتابوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ بعض علمائے کرام کا خیال ہے کہ اس طرز پر ایسی عمدہ کتاب اس سے پہلے لکھی گئی ہے اور نہ آئندہ لکھی جائے گی۔ (۲۴)

علامہ ابنِ اثیر نے جامع الاصول میں صحاح ستہ کی حدیثوں کو محض جمع ہی نہیں کیا بلکہ ان کے غریب الفاظ کی شرح بھی لکھی ہے اور ان کے فنی مسائل و مشکلات اور ان سے متعلقہ مباحث بھی بیان کئے ہیں۔ حضرت شاہ عبد العزیز دہلویؒ فرماتے ہیں کہ

"علامہ ابنِ اثیر نے جامع الاصول میں صحاح ستہ کی حدیثوں کو جمع کیا ہے۔ اور غریب الفاظ کی شرح اور مشکلات کو ضبط بھی کیا ہے اور راویانِ حدیث کے ناموں اور دوسرے متعلقات فن کو بھی بیان کیا ہے۔ اس لحاظ سے یہ گویا صحاح ستہ کی شرح ہے، جس طرح کہ مشارق الانوار طبقہ اولیٰ کی تینوں کتابوں (موطا، صحیح بخاری و صحیح مسلم) کی شرح ہے"۔ (۲۵)

صاحب کشف الظنون نے علامہ ابنِ اثیر کے یہ الفاظ نقل کئے ہیں کہ

"میں نے جامع الاصول میں رزین کی کتاب کی تہذیب و ترتیب ابواب اور اس پر اضافے کے علاوہ اس میں غریب الفاظ کی شرح اور اعراب و معانی کی وضاحت کی ہے"۔ (۲۶)

علمائے کرام نے اس کے مختصر بھی لکھے ہیں۔ علامہ ابن الربیع الشیبانی نے "تیسیر الوصول الیٰ جامع الاصول" کے نام سے اس کا مختصر لکھا جو دو جلدوں میں ہے۔ یہ پہلی بار ۱۲۵۲ھ میں کلکتہ سے شائع ہوئی اور مطبع نو لکشور لکھنؤ نے اس کو کئی بار شائع کیا۔ سید نواب صدیق حسن خان قنوجی رئیس بھوپال اس مختصر کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

"غرض یہ مختصر تعریف و توصیف سے مستغنی ہے، میرا ارادہ ہے کہ اس کی شرح فارسی زبان میں لکھوں تاکہ اس بہانہ سے پروانہ نجات حاصل کروں۔ اور اللہ کے ہاتھ میں توفیق ہے"۔ (۲۷)

حواشی

(۱) ابنِ خلکان، تاریخ ابنِ خلکان، ج ۲، ص ۲۰۳
(۲) ابنِ سبکی، طبقات الشافعیہ، ج ۵، ص ۱۵۳
(۳) سیوطی، بغیۃ الوعاۃ، ص ۳۵۸
(۴) ابنِ کثیر، البدایہ والنہایہ، ج ۱۳، ص ۵۴
(۵) ابنِ اثیر، تاریخ الکامل، ج ۱۲، ص ۱۳
(۶) ابنِ کثیر، البدایہ والنہایہ، ج ۱۳، ص ۵۴
(۷) ابنِ خلکان، تاریخ ابنِ خلکان، ج ۲، ص ۲۰۳
(۸) ابنِ اثیر، تاریخ الکامل، ج ۲، ص ۱۱۳
(۹) ابنِ عماد، شذرات الذہب، ج ۵، ص ۲۲
(۱۰) ابنِ اثیر، تاریخ الکامل، ج ۲، ص ۱۱۳
(۱۱) ابنِ خلکان، تاریخ ابنِ خلکان، ج ۲، ص ۲۰۳۔ ابنِ سبکی، طبقات الشافعیہ، ج ۵، ص ۱۳۵
(۱۲) ابنِ عماد، شذرات الذہب، ج ۵، ص ۲۲
(۱۳) ابنِ اثیر، تاریخ الکامل، ج ۲، ص ۱۱۳
(۱۴) ابنِ عماد، شذرات الذہب، ج ۵، ص ۲۲
(۱۵) ابنِ سبکی، طبقات الشافعیہ، ج ۵، ص ۱۳۵
(۱۶) ابنِ خلکان، تاریخ ابنِ خلکان، ج ۲، ص ۲۰۴

(۱۷) ضیاء الدین اصلاحی' تذکرة المحدثین ج ۲' ص ۳۹۴ تا ۳۹۸
(۱۸) ابنِ اثیر' مقدمۃ النھایہ ص ۲ تا ۴
(۱۹) ضیاء الدین اصلاحی' تذکرة المحدثین ج ۲' ص ۳۹۷
(۲۰) سیوطی' تدریب الراوی' ص ۱۹۳
(۲۱) طاش کبریٰ زادہ' مفتاح السعادة' ج ۱' ص ۱۱۰
(۲۲) ابنِ خلکان' تاریخ ابنِ خلکان' ج ۲' ص ۲۰۴
(۲۳) ابنِ ربیع الشیبانی' مقدمہ تیسیر الوصول
(۲۴) طاش کبریٰ زادہ' مفتاح السعادة' ج ۱' ص ۱۱۰
(۲۵) شاہ عبدالعزیز دہلوی' عجالہ نافعہ مع فوائد جامعہ ص ۴
(۲۶) حاجی خلیفہ' کشف الظنون ج ۱' ص ۳۵۹
(۲۷) صدیق حسن خان' اتحاف النبلاء' ص ۷۴ (لیکن حضرت نواب صاحب کو یہ شرح لکھنے کا موقع نہیں ملا)

بقیہ : دین میں علم کی اہمیت

بچھاتے ہیں اور عالم کے لئے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے مغفرت کی دعا کرتا ہے اور مچھلیاں پانی کے اندر دعائے مغفرت کرتی ہیں اور عالم کو عابد پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسے چودھویں کے چاند کو تمام ستاروں پر حاصل ہے اور علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء درہم و دینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ وہ علم کا وارث بناتے ہیں۔ لہٰذا جس نے علم کو حاصل کرلیا اس نے وافر حصہ پالیا"۔ (جاری ہے)

• ایک مسلمان کی انفرادی و اجتماعی ذمہ داریاں کون کون سی ہیں؟
• دعوت و تبلیغ اور غلبہ دین کی جدوجہد اضافی نیکی کے کام ہیں
یا بنیادی فرائض میں شامل ہیں؟
ان موضوعات پر ایک مختصر لیکن نہایت جامع کتابچہ
دینی فرائض کا جامع تصور
از: ڈاکٹر اسرار احمد
عمدہ کمپیوٹر کتابت • صفحات ۴۰ • قیمت: اشاعت خاص ۸/-' اشاعت عام ۴/-
شائع کردہ: مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن' ۳۶۔کے ماڈل ٹاؤن' لاہور